REGD - NO- L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹ ہم۔ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ — فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۳۰ جمادی الاول ۱۳۸۲ ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ — ۳۰ اخاء ۱۳۴۱ ہش — ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء — نمبر ۲۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ اکتوبر۔ بوقت ۸½ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ پرسوں شام کے قریب کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی تھی۔ نمز یو تھیراپی کی مشقیں تین بار کرائی گئیں۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انصار اللہ کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان اور اکناف عالم میں اشاعت اسلام کیلئے قربانیوں کا مطالبہ

"میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ سب کو قربانیوں کی توفیق دے"

"اشاعت اسلام کے کام کی طرف آپ کو بلاتا ہوں اب دیکھنا یہ ہے کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ"

"تبلیغ کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اور دنیا میں صرف محمد رسول اللہ کی حکومت ہو"

ربوہ ۲۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے آخری روز یعنی کل مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو انصار اللہ کے نام ایک خصوصی پیغام میں تحریک جدید کے دفتر اول کے ۲۹ ویں اور دفتر دوم کے انیسویں سال کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ روح پرور پیغام املا کرانے کے بعد اس پر اپنے قلم سے دستخط فرما کر ارسال فرمایا تھا اور ساتھ ہی ٹیپ پر اسے خود اپنی آواز میں ریکارڈ بھی کرا دیا تھا تاکہ اجتماع میں شریک جملہ احباب حضور کے پیغام کو خود حضور کی آواز میں سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ چنانچہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے انصار سے ایک ولولہ انگیز خطاب فرمانے کے بعد پہلے حضور کا پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر یہی پیغام خود حضور کی آواز میں سنایا گیا۔ حضور کا پیغام سننے کے لئے احباب بے تابی سے منتظر اور گوش بر آواز تھے۔ حضور کی آواز میں حضور کا پیغام سنکر احباب پر رقت، سوز و گداز اور وجد کی جو کیفیت طاری ہوئی وہ آئینہ دار تھی کہ بے اختیار دلوں کی گہرائیوں سے لبیک، لبیک کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کے اس روح پرور اور بصیرت افروز پیغام کا مکمل متن ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انصار اللہ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے افسوس ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے آپ کے جلسہ میں شرکت نہیں کر سکتا لیکن آپ کو آپ کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تبلیغ کریں۔ تبلیغ کریں۔ تبلیغ کریں یہاں تک کہ حق آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اور دنیا میں صرف محمد رسول اللہ کی حکومت ہو۔ اسی کام کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں اب دیکھنا ہے کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ۔

تحریک جدید کے نئے سال کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو قربانیوں کی توفیق دے۔ آمین اللّٰھم آمین

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

تحریک جدید کے ۲۹ ویں سال کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا گرانقدر وعدہ

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا روح پرور پیغام ارسال فرمانے سے پہلے تحریک جدید کے سال نو کے لئے اپنا وعدہ بقدر گیارہ ہزار چار صد روپے دفتر ہذا میں بھجوایا جو گزشتہ سال کے وعدے کی نسبت ایک سو روپے کے اضافہ کے ساتھ ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ اکتوبر ۶۲ء

بیعت کی پہلی شرط ـــــ شرک سے اجتناب

جب تک الفضل کا یہ پرچہ احباب کے ہاتھوں تک پہنچے۔ انصار اللہ کے اجتماع سے فارغ ہو کر شمولیت فرمانے والے دوست اپنے گھروں میں مراجعت فرما چکے ہوں گے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ نہ صرف خود نئے عزائم لے کر واپس ہوئے ہیں بلکہ اس ارادہ کو بھی اپنے دلوں میں پال کر گئے ہیں کہ وہ اپنے ان بھائیوں کو جو کسی وجہ سے اجتماع میں حصہ نہیں لے سکے اجتماع کی برکات سے واقف اور حصہ دار بنائیں گے۔

اگرچہ ایک احمدی کی زندگی ساری کی ساری دین کی باتوں کے لئے وقف ہوتی ہے تاہم تعلیم و تربیت کے لئے بھی مخصوص اوقات ہوتے ہیں۔ ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ دن رات اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر حالت میں یاد الٰہی میں مشغول رہے تاہم اللہ تعالیٰ نے دن میں پانچ وقت نماز فرض کی ہے ہر جمعہ کو نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ اور سال میں ایک مہینہ صوم کا مقرر فرمایا ہے یہ اس لئے کہ دن میں پانچ مخصوص اوقات میں اور ہر ہفتہ میں ایک بار اور ہر سال میں ایک مہینہ خاص طور پر "یاد الٰہی" میں صرف کیا جائے تاکہ دنیا کے کاروبار میں اگر یاد الٰہی میں کوئی کوتاہی ہو گئی ہے یا کمی رہ گئی ہے وہ بھی ان ایام میں پوری ہو جائے اور کئی نئی دین کی باتیں معلوم ہو جائیں اور یاد الٰہی کی عادتیں پختہ تر ہو جائیں۔

ہم نے اپنے گزشتہ اداریہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ "دس شرائط بیعت" نقل کر کے بتایا تھا کہ یہ گویا جماعت احمدیہ کا منشور ہے جس کے مطابق ہر کو اپنی زندگی ڈھالنا ہے تاکہ اس کی زندگی قرآن و سنت کے مطابق ہوتی چلی جائے اور وہ حال و قال سے اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں قائم کرنے کے قابل ہو جائے۔

اجتماع کا مطلب بھی یہی ہے اور ہمیں اس کی زیادہ وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ہر شامل ہونے والا دوست اس کو محسوس کرتا ہے اور یقیناً اس میں پہلے کی نسبت خدمت دین اور یاد الٰہی کے جذبات زیادہ ابھرے ہوں گے جو اس کی استقامت دین میں اضافہ کرنے والے ثابت ہوں گے۔

شرائط بیعت ہم نے اسی لئے نقل کی ہیں کہ دوست ان کے آئینہ میں اپنی زندگی کی تصویر دیکھیں اور موازنہ کر کے معلوم کریں کہ انہوں نے جب سے احمدیت قبول کیا ہے آج تک ان شرائط پر کہاں تک عمل کیا ہے۔ کیونکہ بیعت کے وقت ان شرائط کو طوطے کی طرح دہرا دینے اور پھر بھول جانے سے نہ بیعت کی شرائط پوری نہیں ہو جاتیں اور نہ وہ مقاصد تکمیل پاتے ہیں جن کے لئے انسان بیعت کرتا ہے۔ اس لئے جو دوست سچے دل سے بیعت کرتے ہیں وہ صرف زبانی بیعت نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے آپ پر یہ ذمہ داری بھی عاید کرتے ہیں کہ وہ شرائط بیعت پر ہمیشہ عامل رہیں گے اور حتی الوسع ان کو بروئے کار لانے کے لئے اپنا زور خرچ کر دیں گے۔

مثلاً بیعت کی پہلی شرط کو دیکھئے جو یہ ہے کہ

"بیعت کنندہ سچے دل سے عہد
اس بات کا کرے کہ آئندہ
اس وقت تک کہ قبر میں داخل
ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔"

شرک کہتے ہیں کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے کو۔ ایک مسلمان کی سب سے پہلی خوبی یہ ہے کہ وہ کلی طور پر شرک سے پاک ہو۔ نہ صرف یہ ہے کہ وہ فی الواقعہ کسی دوسری چیز کو اللہ کے سوا نہ پوجے بلکہ سوا اللہ تعالیٰ کی ذات کے کسی چیز کو اپنے خیال میں بھی قابل پرستش نہ سمجھے اور یہ بھی نہ خیال کرے کہ اس کا کام اس چیز یا انسان کے بغیر ہو نہیں سکتا یعنی آخری سہارا وہ صرف واحد خدا تعالیٰ ہی کو سمجھے وہی قادر مطلق خدا ہے۔ اسی نے اس کو پیدا کیا ہے اور اسی نے اس کو زندگی عطا کی ہے اور وہ نعمتیں عطا کی ہیں جو صرف اس کی زندگی کو ہی قائم نہیں رکھتیں بلکہ اس کو جسمانی اور روحانی راحت پہنچاتی ہیں۔ وہی اس کو زندہ اور تندرست رکھتا ہے۔ اور جب بیمار ہوتا ہے تو وہی اس کو شفا بخشتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان جنبش و حرکت چھوڑ کر محض بیکار ہو کر بیٹھ جائے اور کہنے لگے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ہی توکل رکھتا ہوں۔ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ ہمیں عطا کئے ہیں اور جو نعمتیں اس نے ہمارے لئے مہیا کی ہیں ان کے حاصل کرنے کے لئے جائز طریق اختیار کرنا اور جدوجہد کرنا شرک میں داخل نہیں ہے بلکہ ایسا نہ کرنا کفران نعمت ہے اور ایسا کرنا حمد الٰہی میں داخل ہے۔ البتہ اگر ہم یہ سمجھنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ سب کچھ میری محنت کا نتیجہ ہے تو یہ امر واقعی شرک میں داخل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو وہ قادر مطلق ہستی ہے کہ اس نے دنیا کی یہ تمام نعمتیں ہماری مدد کے بغیر ہمارے پیدا ہونے سے بھی کہیں پہلے ہی مہیا کی ہیں اور جو قویٰ ہم ان کے حصول کے لئے استعمال کرتے ہیں وہ بھی اسی کے عطا کردہ ہیں۔ ہمارا اس میں ہے ہی کیا۔ ابھی بچہ پیدا بھی نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی خوراک کا بندوبست کر دیتا ہے اور پیدا ہوتے ہی اس کی ماں اس کو دودھ پلانے لگتی ہے۔ بلکہ ماں کے پیٹ میں بھی جبکہ وہ کوئی حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ بچہ کی خوراک مہیا کرتا ہے۔ اس میں ہماری محنت کا ذرا بھی دخل نہیں ہوتا۔ پھر اگر ہمارے قویٰ ہی نہ ہوتے جو خود ہم نے اپنے آپ میں نہیں رکھے تو ہم محنت کس طرح کرتے اس لئے جو یہ کہنا کہ میں نے اپنی محنت سے جو کچھ کیا ہے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس میں دخل نہیں شرک میں داخل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ "شرک" کا معاملہ بہت ہی نازک ہے اور اس سے بچنا اتنا آسان نہیں جتنا کہ شاید ہم سمجھتے ہیں محض یہ کہہ دینا کہ ہم بتوں کو نہیں پوجتے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو "الٰہ" قرار نہیں دیتے۔ ہم قبروں کو سجدہ نہیں کرتے وغیرہ وغیرہ۔ اتنے سے ضروری نہیں ہے کہ ہم شرک سے بالکل پاک کہلائیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ بعض صورتوں میں تو "یاد الٰہی" بھی شرک بن جاتی ہے۔ اس کی موٹی مثال یہ ہے کہ ہم یاد الٰہی دل کے اخلاص سے نہیں بلکہ محض دکھاوے کے لئے کریں۔ ایسی صورت میں "یاد الٰہی" اللہ تعالیٰ کی عبادت کی بجائے اس کی عبادت بن جاتی ہے جس کو دکھانے کے لئے ہم عبادت کرتے ہیں۔ ایسی عبادت کا نہ صرف یہ کہ کوئی فائدہ نہیں بلکہ الٹا نقصان عظیم ہے۔ خاص کر اس وقت جب ہمارے دل شرک سے بالکل پاک ہونے چاہئیں ہم شرک کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور نہ صرف دوسروں کو بلکہ اپنے نفس کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کر رہے ہوتے بلکہ اپنے نفس کی اور دیکھنے والوں کی عبادت کر رہے ہوتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور شرک کیا ہو سکتا ہے۔

الغرض شرک ایک بہت بڑا شیطان کا ہتھیار ہے جس کو وہ ہزارہا طریقوں سے استعمال کر سکتا ہے اور ہمیں صراط مستقیم سے ہٹا سکتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں شرک کو انسان کا سب سے بڑا گناہ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دے گا مگر شرک کو نہیں بخشے گا۔

لہٰذا احباب جو بیعت کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ بیعت کی اس شرط کو دہرا دینے سے ہی انہوں نے اپنی بیعت کا حق ادا کر دیا ہے۔ دراصل بیعت کی یہ شرط بنیادی شرط ہے۔ اگر ہم اسی طرح شرک سے مجتنب ہو جائیں جیسے کہ اس کا حق ہے تو گویا ہم نے دینداری کی بنیاد محکم طور پر رکھ دی ہے اور اب اس پر دینداری کا وہ حصار ہم تعمیر کر سکتے ہیں جس کی پناہ میں رہ کر ہم بے خوفی سے منازل حیات طے کر سکتے ہیں۔ باقی تمام نیکیاں اس تنے کی شاخیں ہیں اگر تنا صحیح و تندرست اور مضبوط ہوگا تو اس کی شاخیں۔ پتے۔ پھول اور پھل بھی صحیح اور تندرست ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیعت کی اس پہلی شرط پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہم باریک سے باریک شرک سے بھی اپنے دلوں کو پاک کرنے اور پاک رکھنے کی قوت پائیں۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو گا

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی روئداد

احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کرنیکی کوشش کریں

تلقین عمل کے پروگرام میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بصیرت افروز تقریر

تلقین عمل

تلقین عمل مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے پروگرام کا وہ حصہ ہوتا ہے جو اپنی ضرورت و افادیت کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ خدام اس میں بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے اور اس سے استفادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں —— اس دفعہ اس پروگرام کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں دیگر مقررین کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی حصہ لیا۔ اور تعلق باللہ کے موضوع پر خدام کو ایمان افروز خطاب سے نوازا۔

تلقین عمل کا پروگرام مورخہ ۲۰ اکتوبر کو ۸ بجے شب زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز حافظ محمد سلیمان صاحب سابق مبلغ اسلام مشرقی افریقہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ جس کے بعد صاحب صدر نے اس پروگرام کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اب تلقین عمل کا پروگرام شروع ہوتا ہے۔ جو ان پروگراموں میں سے ہے۔ جو ہمارے اجتماع کے پروگراموں کی جان ہوتے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب لمبے عرصہ تک خدام الاحمدیہ کے صدر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان کے ارشادات خدام نہایت توجہ اور انہماک کے ساتھ سنیں گے۔ اس پروگرام میں حصہ لینے والے دوسرے مقرر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ ہیں۔ جو جماعت کے پرانے اور آزمودہ کار مبلغین میں سے ہیں۔ آپ ہی کے چیلنج کی وجہ سے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم فرار کی راہ اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ امید ہے کہ خدام ان کی تقریر کو بھی توجہ سے سنیں گے۔

تقاریر سے قبل جامعہ احمدیہ کے طالب علم قریشی محمد اسلم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مشہور نظم ؎

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں سب سے پہلے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر

آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں دوزخیوں کے متعلق بتایا ہے کہ قالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر (سورہ ملک) یعنی وہ حسرت اور افسوس کے ساتھ کہیں گے کہ کاش ہم باتوں کو توجہ سے سنتے اور عقل سے کام لیتے تا کہ ہم دوزخیوں میں شامل نہ ہوتے۔

حقیقت یہ ہے کہ عمل کے سلسلہ میں یہ بات خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ماموروں اور اس کے ہدایت یافتہ افراد کی باتوں کو نہایت درجہ توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا جائے۔ جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ عمل کی توفیق سے محروم رہ جاتے ہیں۔ عمل صالحہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے اس عمل کے مقصد اور غرض و غایت کو سمجھا جائے۔ اور اسکو سب سے بہتر سمجھنے والے وہی ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوں۔ یعنی انبیاء۔ مامورین اور ان کے خلفاء اور نائبین کی باتوں اور ان کے پروگراموں اور سکیموں کو نہایت توجہ اور غور و فکر کے ساتھ سننا اور سمجھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ دوسری بات عمل کے سلسلہ میں قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالےٰ متقیوں کے اعمال کو اور ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ متقی کے موٹے معنے خدا ترسی کے ہوتے ہیں۔ گویا ہمارا ہر کام خدا ترسی پر مبنی ہونا چاہیئے

آپ نے تذکرۃ الاولیاء میں سے حضرت عبداللہ بن مبارک کا بیان کردہ ایک واقعہ سنایا کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے دمشق میں رہنے والے ایک غریب موچی کی خدا ترسی کی بدولت نہ صرف اس کا بلکہ اس کے طفیل تین لاکھ حاجیوں کا حج قبول فرمایا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے ہر کام میں پرہیزگاری اور خدا ترسی کے جذبہ کو ملحوظ رکھا کریں۔

سید حضرت اللہ پاشا صاحب کی تقریر

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر کے بعد لاہور کی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر قرآن مجید کی سورۃ الکوثر کی تلاوت سے شروع کی اور اس کی تفسیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن مجید کے الفاظ میں موجودہ دور آب کوثر اور جام کوثر کی تقسیم کا دور ہے۔ یہ مسیح موعود کا وہ مبارک زمانہ ہے۔ جس میں پیدا ہونے کے لئے اولیائے امت دعائیں کرتے رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ہم لوگ جو اس مبارک زمانہ میں پیدا ہوئے اور جنہیں مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر واٰخرین منہم کا مصداق ہونے کی توفیق ملی ہے۔ ہم اس آب کوثر کی کتنی قدر کر رہے ہیں جو مسیح موعودؑ کے ذریعہ تقسیم ہوا۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جام کوثر انہیں کو ملتا ہے۔ جو امام الزمان اور اسکے خلفاء کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں۔ اطاعت کا جو نمونہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صحابہؓ نے دکھایا وہ ہر لمحہ ہمارے سامنے رہنا چاہیئے۔ وہ نہایت صائب الرائے تھے۔ اعلےٰ درجہ کی قوت فیصلہ رکھتے تھے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی گردنیں اس طرح خم ہو جاتی تھیں کہ گویا ان کی اپنی کوئی رائے ہی نہیں ہے۔ یہی اطاعت کا وہ اعلےٰ معیار ہے جس میں ترقی کا راز مضمر ہے۔

اس سورۃ میں کامیابی کا دوسرا گر قربانی بیان کیا گیا ہے۔ قربانی میں جذبات اوقات اور جان و مال غرض ہر طرح کی قربانی شامل ہے۔ اس قربانی کو خدام الاحمدیہ کے عہد میں بھی شامل کیا گیا ہے۔

آخر میں آپ نے خدام کو تحریک کی کہ وہ سورہ الکوثر کی وہ تفسیر پڑھیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر میں بیان فرمائی ہے۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

سید حضرت اللہ پاشا صاحب کی تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنی بصیرت افروز تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تلقین عمل کے پروگرام میں ہم کچھ کام کی باتیں سنتے اور کرتے ہیں یعنی ایسی باتیں جن کا تعلق کام اور عمل سے ہوتا ہے۔ وہ محض فلسفیانہ امور یا علم کلام کی خشک بحثیں نہیں ہوتیں۔ ان باتوں کی بہت سی تفاصیل ہیں۔ لیکن اس وقت ان تفاصیل کو نظر انداز کرتے ہوئے میں صرف ایک دو بنیادی باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا دین اسلام کا نچوڑ اس ایک فقرہ میں آجاتا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرو۔

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت مصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کا نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں؟

(مینیجر الفضل ربوہ)

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بہت سی تفاصیل ہیں مگر جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ان حقوق کو ادا کرو تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان حقوق کو ادا کرنے کا آخر مقصد کیا ہے؟ وہ کونسی وجہ ہے۔ جن کی بناء پر یہ حکم دیا گیا۔ سو ان حقوق کو ادا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارا تعلق اپنے پیارے رب اور خالق و مالک کے ساتھ قائم ہو جائے۔ اگر ہم حقوق اللہ کو صحیح معنوں میں ادا کریں تو ہمارا رب — کہ جس سے زیادہ اور کوئی قیمتی شے نہیں ہے ہمیں مل سکتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا مل جانا یہ کوئی فلسفیانہ بات نہیں ہے حقیقتاً وہ اپنے بندوں کو مل جاتا ہے۔ وہ خدا جو زندہ خدا ہے اور جس نے عالمین کو پیدا کیا اس نے ہمیں اسی لئے بنایا کہ ہم اس سے تعلق پیدا کریں۔ یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے مذہب قائم کیا گیا۔ اس زمانہ میں اس مقصد کو جو گویا اسلامی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ دنیا بھول چکی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دوبارہ دنیا کو بتایا کہ اللہ تعالےٰ سے زندہ تعلق قائم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پاکستان ہندوستان یورپ امریکہ افریقہ اور جزائر میں رہنے والے ہزارہا انسان ایسے موجود ہیں جنہوں نے احمدیت میں داخل ہو کر اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو صحیح معنوں میں ادا کیا اور اس کے نتیجہ میں انہوں نے زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کر لیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے تعلق باللہ کا مفہوم واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وحی الٰہی کا دروازہ بندوں کے لئے ہمیشہ سے کھلا ہے اور ہمیشہ کھلا رہے گا۔ اللہ تعالےٰ جس طرح پہلے بولتا تھا اب بھی وہ اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے اور ان کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرماتا ہے یہی خوابیں رویا اور کشوف ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے یہ ایک ایسی نہر ہے جو تجلیات کے سمندر میں ہی جا کر ختم ہو گی اس سے پہلے ختم نہیں ہو سکتی۔ ایک عاجز اور بے مایہ انسان جب خلوص نیت سے اللہ تعالےٰ کے حضور جھکتا ہے تو محبت الٰہیہ کا ایک سمندر اپنے دل میں موجزن پاتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی دعاؤں کو سنتا ہے اسے بشارتیں دیتا تب دل میں حقیقی اطمینان اور خوشی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اطمینان اور خوشی ہے جو ایک انسان کے لئے اس دنیا میں سب سے بڑی روحانی نعمت اور انعام ہے۔ یہی وہ نعمت ہے جو آج اسلام اور احمدیت کے طفیل ہمیں حاصل ہو تی ہے ہم اگر اپنے اعمال کو دیکھیں تو ہمیں شرمندگی اور ندامت ہوتی ہے لیکن پھر بھی ہم نے خود اپنی زندگیوں میں زندہ خدا کی زندہ تجلیات کا بارہا مشاہدہ کیا

محترم صاحبزادہ صاحب نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:- آپ لوگ احمدیت کی اگلی نسل ہیں۔ آپ کو بھی چاہیئے کہ آپ خدا سے زندہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کے لئے وہ انتہائی بدقسمتی کا دن تھا جب انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ خدا تعالےٰ کی وحی کے دروازے اب ہمیشہ کے لئے بند ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اگر ہم خود اپنے آپ کو وحی الٰہی کا مستحق نہ بنائیں تو یہ الگ بات ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ نے اپنے نیک بندوں پر وحی کے نزول کا دروازہ کبھی بند نہیں کیا۔ وہ تو اپنے بندوں کو اپنا قرب عطا کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے حدیث میں آتا ہے کہ بندہ اگر ایک قدم اللہ تعالےٰ کی طرف بڑھاتا ہے تو وہ دو قدم اس کی طرف آتا ہے۔ اگر انسان چل کر اللہ تعالےٰ کی طرف جاتا ہے۔ تو وہ دوڑتا ہوا اپنے بندوں کے قریب آجاتا ہے۔ غرض اگر انسان نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کو پانے کی کوشش کرے تو اسی دنیا میں اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ قصور ہمارا اپنا ہوتا ہے کہ ہم اس کی طرف قدم نہیں بڑھاتے ورنہ اللہ تعالےٰ تو ہر آن اپنا قرب عطا کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو زندہ مذہب کو مردہ مذہب سے ممتاز کرتی ہے اور یہ نعمت آج صرف اسلام میں اور اسلام میں بھی آج صرف احمدیت ہی کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہے احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اس نعمت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اپنے اعمال کو اس طرح بنائیں اور ایسے طور پر حقوق اللہ کو ادا کریں کہ ان کی زندگیوں میں بھی خدا تعالےٰ کا جلوہ نظر آئے۔ اپنی تقریر کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:-

حقوق العباد کا نچوڑ یہ ہے کہ جس طرح ہمارے دل میں اللہ تعالےٰ کو پانے کی تڑپ ہو۔ اسی طرح یہ تڑپ بھی ہو کہ ہم تمام بنی نوع انسان کا زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کریں۔ یہی وہ تڑپ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں اس درجہ پیدا ہو گئی تھی کہ قرآن کریم حضور کے متعلق فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین یہی وہ آگ ہے جو ہمارے قلوب میں بھی پیدا ہونی چاہیئے اور یہ آگ کبھی ٹھنڈی نہیں ہونی چاہیئے۔ یہاں تک کہ ساری دنیا خدا اور اس کے رسول کی غلامی میں داخل ہو کر زندہ خدا کی زندہ تجلیات کو دیکھ لے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی یہ تقریر نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان ختم ہوئی۔

غانا مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

مختلف ممالک کے معززین کی آمد یونیورسٹی اور تعلیمی اداروں میں اور ریڈیو پر تقریریں

اخبار کا اجراء۔ تبلیغی مجالس اور دورے

۱۳۶ افراد کا قبول اسلام

رپورٹ از اپریل تا جون ۱۹۶۲ء

مرتبہ:- مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۱۴ اکتوبر

(۳)

سرکاری تقریبات میں شرکت

اس علاقہ کے باشندوں کی اکثریت مسلمان ہے۔ حکومت عموماً کسی نہ کسی عالم کو اپنی تقریبات میں بلاتی ہے پہلے وہ کسی غیر احمدی عالم کو بلاتی تھی لیکن اب حکومت اور عوام پر یہ واضح ہو گیا ہے کہ صحیح اسلام کی نمائندگی اس وقت جماعت احمدیہ کر رہی ہے اس لئے اب وہ خاکسار کو اپنی تقریبات میں بلاتی ہے۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں وزیر نشریات جب تشریف لائے ان کی تقریر سے پیشتر خاکسار کو تلاوت قرآن مجید کے لئے طلب کیا گیا۔ نیز سی پی پی پارٹی کے دفاتر کا افتتاح خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عمل میں آیا۔

تعلیم و تدریس

عشاء کی نماز کے بعد خاکسار ترجمہ نماز و دیگر مسائل سکھلاتا ہے۔ جب غیر احمدی مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ ہماری مسجد میں ترجمہ بھی سکھلایا جاتا ہے اب وہ بھی اسی مسجد میں نماز کے لئے آتے اور ترجمہ سیکھتے ہیں۔ جو لوگ ہماری مسجد میں آنے سے کچھ ہچکچاتے ہیں وہ اپنے بچوں کو بھیج دیتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس وقت تک تمام احمدی مرد عورتیں اور بچے نماز مع ترجمہ سیکھ چکے ہیں۔ کوئی ایسا نہیں جسے نماز یا ترجمہ نہ آتا ہو۔ صبح کی نماز کے بعد درس حدیث ہوتا ہے۔

برونگ اہافو مشن

اس مشن کے انچارج مولوی فیروز محی الدین صاحب قریشی ہیں۔ وہ بتاتے ہیں رپورٹ یہ فرماتے ہیں خاکسار اکرا سے تبدیل ہو کر برونگ اہافو ریجن پہنچا وہاں تمام ریجن کے نمائندگان جمع تھے۔ اس موقعہ پر چیف اور دیگر غیر مسلم معززین بھی مدعو تھے۔ جماعت نے استقبالیہ تقریب منعقد کی جس کی صدارت مولانا عبدالمالک خان صاحب انچارج مشن اشانٹی نے کی۔ آپ نے تعارف کرایا بعدہ مسٹر گرٹ رئیس اومان کے نائب اور ایک احمدی چیف نے مخلصانہ جذبات کا اظہار کر کے خوش آمدید کہا۔

روزانہ بعد نماز مغرب یسرنا القرآن کی کلاس جاری کی گئی۔ خدا کے فضل سے کافی تعداد میں دوست شرکت کرتے رہے قرآن مجید۔ احادیث۔ تاریخ اسلام کا درس دیا جاتا رہا۔

ہر اتوار کو مختلف مقامات پر جلسوں کا پروگرام جاری کیا گیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ایسے ۵ جلسے منعقد ہوئے۔ ان جلسوں کے نتیجہ میں جماعت میں ایک نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا ہوتا رہا تبلیغی جلسے عموماً دو تین گھنٹہ تک جاری رہتے بسا اوقات ایک دن میں دو دو اجلاس بھی منعقد کئے جاتے رہے۔ ۴۳ افراد کو انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا گیا۔ یہوواہ ٹنس مشن کے نمائندوں سے ایک دفعہ دو گھنٹہ تک تحریف بائیبل اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی صلیبی موت کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔

ایک مڈل اسکول کے ہیڈ ماسٹر کی خواہش پر پاکستان اور اس کے قیام کے وجوہ و اغراض پر تقریر کی۔ ایک علمی سوسائٹی میں ہستی باری تعالےٰ پر مضمون پڑھا۔ تقریر کے بعد سوالوں کا جواب بھی دیا گیا۔

مسئلہ وراثت کے بارے میں ایک مضمون قلمبند کر کے ریڈیو گھانا کو بھیجا جس کا ترجمہ ریڈیو گھانا اکرا سے نشر کیا گیا۔ اسی طرح دو مختلف مضامین ایک ماہوار رسالہ "گھانین" میں شائع کرائے۔

ریجنل کمشنر صاحب سے ملاقات کر کے انہیں جماعت کی ان مساعی سے آگاہ کیا جو وہ اخلاق کو بلند کرنے اور علم کو پھیلانے کے لئے کر رہی ہے آپ نے جماعت کی تحریک کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

تعلیم الاسلام احمدیہ سکول

گزشتہ دو سال سے احمدیہ مڈل سکول کو گرانٹ نہیں مل رہی تھی اس کے لئے خاص جد و جہد کی گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ گرانٹ مل گئی اسکولوں میں سوانح مقدسہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑھائی جاتی ہے جو حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب نے تحریر فرمائی ہے دیگر مسائل بھی بتائے جاتے رہے اور ان کا امتحان بھی لیا گیا یہاں کے لوکل اتھارٹی اسکول کی اسمبلی میں قومی ترانہ اور عہد کے بعد مسلمانوں کو عیسائی طریق کے مطابق دعا کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا اس کی طرف میں نے ہیڈ ماسٹر کو توجہ دلائی لیکن انھوں نے مسلمانوں کو مستثنیٰ کرنے سے انکار کر دیا مجھے افسران بالا سے ملنا پڑا۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ طلباء کے والدین مسلمان ہیں ان کے مطالبہ پر اس طریق کو بند کر دیا جائے بعض عیسائیوں کی جانب سے اس راہ میں مشکلات پیدا کرنے کی کوشش بھی جاری ہے

اشانٹی مشن

اشانٹی کا علاقہ ملک کے وسط میں واقع ہے اپنی دولت و پیداوار کے لحاظ سے یہ ملک کا بہترین حصہ ہے یہاں سونے اور ہیرے کی کانیں ہیں ملک کی سب سے بڑی دولت کوکو ہے جو یہاں بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہے کماسی اس کا صدر مقام ہے جماعت احمدیہ کا سکنڈری سکول جو ملک میں واحد اسلامی درسگاہ ہے یہیں واقع ہے صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اس کے ہیڈ ماسٹر ہیں اور لوکل اساتذہ کے علاوہ اس اسکول میں چار یا پانچ پاکستانی اساتذہ بھی تعلیم دے رہے ہیں۔ عربی اور دینیات کی تعلیم سید محمد ہاشم صاحب بخاری کے سپرد ہے وہ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

عرصہ زیر رپورٹ یعنی اپریل مئی جون میں تعلیم الاسلام احمدیہ سکنڈری اسکول میں تعلیم دیتا رہا طلباء دینیات کے پیریڈ میں عموماً سوالات کرتے ہیں ان کے جوابات دیئے جاتے ہیں عام طور پر سوالات شراب کی حرمت سور کی حرمت۔ جوا۔ لاٹری کی مخالفت۔ نماز و دیگر عبادات کے متعلق ہوتے ہیں تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ تبلیغی کاموں میں بھی شرکت کرتا رہا عرصہ زیر رپورٹ میں ہر اتوار کو جماعتی طور پر وفد کے ہمراہ تبلیغ کو جاتا رہا۔ عام طور پر مارکیٹ میں تبلیغ کا مرکز بنایا ہے وہاں تبلیغ کی جاتی ہے میں نے بعض شمولیت کرنے والوں کو علیحدہ لے جا کر بھی تبلیغ کا طریق اختیار کیا ہے ایسے لوگ جن کو علیحدہ لے جا کر تبلیغ کی جاتی ہے وہ مشن ہاؤس میں بھی تشریف لاتے رہے ان میں مسلم عیسائی اور پگن سب ہی شامل ہیں گفتگو کے بعد اچھا اثر لے کر جاتے ہیں بعض کو چھوٹے چھوٹے پمفلٹ بھی دیئے جاتے ہیں جن کا وہ لوگ مطالعہ کرتے ہیں جن کا پتہ ان سوالات سے بخوبی لگ جاتا ہے جو وہ دوسری ملاقات میں کرتے ہیں"۔

میں نے اور مکرم مولانا عبدالمالک صاحب نے انفرادی طور پر تعلیم یافتہ اصحاب کو تبلیغ کی

دار التبشیر کماسی

اشانٹی مشن کی نگرانی کا کام خاکسار کے سپرد ہے عرصہ زیر رپورٹ میں حسب ذیل کام سرانجام دیئے گئے:۔

رسول کریمؐ کے متعلق فلم اور ہمارا کامیاب احتجاج

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہاں ایک سینما میں ایک فلم دکھائی جانے والی تھی جس کا اشتہار شہر میں تقسیم ہوا۔ ہم سینما کے مینجر سے ملے اور اس سے احتجاج کیا پھر جماعت احمدیہ کماسی کے ریجنل پریذیڈنٹ نے اس سلسلہ میں ان کو افریقی مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کیا خاکسار نے وہ اشتہار مع اپنے خط کے مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب مبلغ اکرا کو بھجوا دیا تا کہ وہ اس سلسلہ میں وہاں ضروری کارروائی کریں اور ضرورت ہو تو پاکستانی ہائی کمشنر سے بھی مشورہ لیں اس کمپنی کے اصل مالک اکرا رہتے تھے

دوسرے دن یعنی جس دن یہ فلم دکھائی جانے والی تھی اس فلم کا مالک کماسی آیا اور اس سے ملاقات کی گئی الحمد للہ اس نے اس فلم کو واپس لے لیا اور پھر یہ فلم یہاں نہیں دکھلائی گئی۔

پبلک تبلیغی اجلاس: اشانٹی کا علاقہ جو خاکسار کے تفویض ہے مختلف سرکٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے ہر سرکٹ میں ایک سرکٹ مشنری ہے ہمارے علاقہ میں چھ مبلغ ہیں جو خاکسار کے ساتھ کام کرتے ہیں عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد مقامات پر تبلیغی اجلاس منعقد کئے گئے

عرصہ زیر رپورٹ میں گیارہ خطبات جمعہ بیان کئے گئے جن میں قرآن کریم کے مختلف حصے بیان کئے گئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ تشریح بیان کی گئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چند خطبات سنائے گئے جس سے جماعت کو امام وقت کے ارشادات سے آگاہی ہوئی ۲۷ لیکچر اسلام و احمدیت کی صداقت پر کئے گئے بعض لیکچروں کے بعد سوال و جواب کا موقعہ ملا لیکچروں کے بعد اخبار TRUTH جو رئیس التبلیغ مولانا سیفی صاحب خاکسار کو بھجواتے ہیں لوگوں کو مطالعہ کے لئے دیئے گئے نیز گھانا سے جو پہلا مسلم پرچہ

"GUIDENCE"

مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت گھانا کی ادارت میں شائع ہوتا ہے وہ عام طور پر تقسیم کیا گیا اس کے علاوہ ٹریکٹ نیز مرکز سے آمدہ ٹریکٹ اور رسالے دیئے گئے

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے بعض ریلوے کے افسران کو اور بعض دیگر لوگوں کو ان کی قیام گاہ پر جا کر تبلیغ کرتا رہا۔

کماسی میں تبلیغ:۔ ہر اتوار کو کماسی کی مارکیٹ کے وسیع میدان کے ایک جانب جماعتی جلسہ کے لئے مخصوص ہے ایک سائبان اس غرض کے لئے تیار کیا گیا ہے چنانچہ ساڑھے نو بجے یہ جلسہ شروع ہوتا ہے اور عموماً دو تین بجے ختم ہوتا ہے اس میں لوکل زبانوں میں تقاریر ہوتی ہیں اور آخر میں خاکسار کی تقریر ہوتی ہے سوال و جواب کا موقع دیا جاتا ہے عرصہ زیر رپورٹ کی چار اتوار عیسائیوں نے اور بعض غیر احمدیوں نے مسلسل سوالات کا سلسلہ جاری رکھا خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کے عمدہ نتائج نکلے اور کئی افراد نے بیعت کی

عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد افراد بیرون کماسی اور کماسی شہر کے مشن ہاؤس میں معلومات کے لئے آئے جنہیں تبلیغ کی گئی عرصہ زیر رپورٹ میں مالی جو گھانا کا دوست ملک ہے اس کے فرسٹ سیکرٹری جو یہاں سفارتخانہ میں متعین ہیں ان کو خاکسار نے چائے پر مدعو کیا اور فرنچ زبان کا لٹریچر دیا خاکسار اور مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری ان سے گفتگو کرتے رہے ہیں وہ متعدد بار ملاقات کر چکے ہیں اور ہمارا لٹریچر مطالعہ کر رہے ہیں

تعلیم الاسلام احمدیہ پرائمری اسکول مومپانگ اور احمدیہ ہوسٹل

مومپانگ ضلع کا صدر مقام ہے یہاں ہوسٹل کی عمارت ایک زر کثیر خرچ کر کے مرکز ربوہ نے بنوائی ہے

مدرسہ احمدیہ:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اب ہمارا مشن ہاؤس ہے مدت سے یہاں مسلمان بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں اسکول کی تعمیر کی کوشش کی جا رہی تھی الحمد للہ اب ہمارا اسکول سرکاری طور پر منظور ہو گیا ہے اس کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے جگہ کی تجویز ہو رہی ہے اسی طرح ہاؤس ماسٹر کے مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں کماسی میونسپل کارپوریشن کے افسران سے ملاقاتیں کی گئیں الیکٹرک انجنیئر سے ملاقاتیں کی گئیں اور اگر اب یہ مکان زیر تعمیر ہے۔

طلباء کی تعداد ۱۷ ہو گئی ہے جنہیں معلم اور مبلغ کے طور پر جماعت کی ضرورت کے پیش نظر تعلیم دی جا رہی ہے چار گھنٹہ روزانہ ان کو اسکول میں تعلیم دیتا رہا۔ قرآن کریم۔ فقہ۔ تاریخ اسلام کلام وغیرہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں اور تقریروں کی مشق کی جاتی ہے جولائی کے دوسرے ہفتہ میں ان کا ششماہی امتحان لیا گیا سوائے ایک طالب علم کے سب کامیاب تھے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیہ ہوسٹل کے تمام امور باحسن وخوبی سرانجام پاتے رہے کماسی مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام بارشوں کی کثرت کی وجہ سے روک دیا گیا تھا انشاء اللہ عنقریب اس کی بنیادوں کی کھدائی کا کام شروع ہو جائیگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ دو مقامات پر مساجد کی تعمیر کا انتظام کیا گیا ایک جگہ چھت پڑنے والی رہ گئی ہے جس کے لئے ٹین خرید لئے گئے ہیں دوسری مسجد کے لئے زمین حاصل کی گئی ہے انشاء اللہ اس میزان کے موقعہ پر احباب خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مساجد بنانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ اس دفعہ مسجد احمدیہ کماسی میں یوم خلافت منایا گیا جس میں احباب کے سامنے مولوی سید محمد ہاشم صاحب بخاری اور خاکسار نے خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات پر تقاریر کیں

بالآخر تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہر دعا کے موقعہ پر ہم ناتوانوں کو بھی یاد رکھیں اور اللہ تعالےٰ ہماری کمزوریاں کو دور فرمائے اور جس مقصد کے لئے ہمارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہمیں بھیجا اس کو پورا کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی ڈویژن

یکم اپریل ۱۹۶۳ء سے جاری ہونیوالا

موسم گرما کے ٹائم ٹیبل

موسم گرما کے لئے ریلوے ٹائم ٹیبل جس پر یکم اپریل ۱۹۶۳ء سے عملدرآمد ہو گا تیار کیا جا رہا ہے عوام سے گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی اور نئی گاڑیاں چلانے کے سلسلے میں تجاویز مطلوب ہیں تمام تجاویز ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے نام ۹ نومبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ یہ تجاویز صرف راولپنڈی ڈویژن (لالہ موسیٰ ہنڈیوالی اور کندیاں سے شمال کی جانب سٹیشن) میں چلنے والی گاڑیوں سے متعلق ہونی چاہئیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی

فہرست عطیہ دہندگان برائے فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ذیل میں ان احباب کی فہرست شائع کی جاتی ہے جو ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایاجات بھجواتے رہے ہیں یہ فہرست مورخہ ۶۲/۸/۲۲ سے مورخہ ۶۲/۱۰/۲۲ تک ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہسپتال کی عمارت کا کچھ حصہ زیر تعمیر ہے نیز سٹاف کے لئے ہسپتال کے احاطہ کے اندر ہی رہائشی کوارٹر بھی جلدی تعمیر کروانے ہیں تاکہ ہسپتال کا کام بطریق احسن چلایا جاسکے ان تعمیرات کے لئے رقم کی اشد ضرورت ہے لہٰذا دوست اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور سلسلہ کے اس خیراتی ادارہ کی امداد فرمادیں تا یہ ادارہ زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرسکے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر)

از ۶۲/۸/۲۲ تا ۶۲/۱۰/۲۲

۱۔ ایم ظفر صاحب ناظم آباد کراچی ... ۱۵۔ روپے
۲۔ حاکم علی صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ ۹۔
۳۔ امۃ الباری شاہنواز صاحب کراچی ... ۱۵۔
۴۔ کلثوم بیگم صاحبہ کراچی ... ۵۔
۵۔ امۃ الحی خالد صاحب 〃 ... ۲۵۔
۶۔ بیگم شاہنواز 〃 ... ۳۰۰۔
۷۔ محمد حنیف صاحب نعیم کورنگی کراچی ... ۵۔
۸۔ محمد یاسین صاحب 〃 ... ۵۔
۹۔ شیخ عبد الرشید صاحب کراچی ... ۵۔
۱۰۔ ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب 〃 ... ۲۵۔
۱۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب حیدرآباد ... ۵۔
۱۲۔ برکت علی صاحب 〃 ... ۱۰۔
۱۳۔ سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ ... ۱۲۔
۱۴۔ ام نور صاحبہ بذریعہ نظارت امور عامہ ... ۱۰۰۔
۱۵۔ عنایت اللہ صاحب بھٹی اسماعیل آباد ملتان ... ۸۔
۱۶۔ ڈاکٹر سراج الدین صاحب بھکر ... ۵۰۔
۱۷۔ شیخ محمد یوسف صاحب سیکنڈ مال لائل پور ... ۵۔
۱۸۔ شمیم احمد صاحب صدیقی بی اے رسالپور ... ۹۔
۱۹۔ محبوب الرحمن صاحب حیدرآباد ... ۵۔
۲۰۔ محمد حنیف صاحب میر کراچی ... ۵۔
۲۱۔ مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی ... ۱۰۔
۲۲۔ کنیز فاطمہ اہلیہ ملک منیر احمد صاحب کراچی ... ۵۔
۲۳۔ زبیدہ خاتون صاحبہ 〃 ... ۷۔
۲۴۔ عبد اللطیف صاحب ملتان چھاؤنی ... ۵۔
۲۵۔ قریشی محمد صادق صاحب محمد نگر لاہور ... ۵۔
۲۶۔ سعیدہ صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب کوئٹہ ... ۵۔
۲۷۔ منیر فاطمہ صالحہ صاحبہ ڈھاکہ ... ۲۰۔
۲۸۔ سیکرٹری صاحب مال لاہور چھاؤنی ... ۵۔
۲۹۔ بیگم بشیر احمد صاحب ہیڈ کلرک راولپنڈی ... ۱۲۔
۳۰۔ سید ناصر احمد صاحب کراچی ... ۵۔
۳۱۔ سید ناصر احمد صاحب کراچی ... ۴۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

وی۔پی بھجوائے جارہے ہیں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار اکتوبر ۱۹۶۲ء میں ختم ہو رہی ہے ان کو وی پی کئے جارہے ہیں براہ کرم وصول فرماکر ممنون فرمائیں نیز جن احباب کو ان کے ارشاد پر وی پی نہیں کئے جارہے وہ بھی ازراہ کرم بذریعہ منی آرڈر دس یوم تک رقم ارسال فرمادیں تاکہ اخبار جاری رکھا جاسکے علاوہ ازیں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں تاکہ تعمیل ہونے میں تاخیر نہ ہو۔

چٹ نمبر	نام و پتہ	تاریخ اختتام
۱۸۹۲	سید غلام احمد صاحب نثار سیالکوٹ	۶۲/۱۱/۱۱
۶۳۷۹	سید محمد علی شاہ چک ۱۶-L/۱۳۵ ملتان	〃
۶۶۱۲	میاں روشن دین صاحب زرگر ڈالہ	〃
۱۰۶	بیگم صاحبہ چوہدری ناصر احمد صاحب لائلپور	〃
۴۶۹۴	مس نکہت پروین صاحبہ منٹگمری	〃
۴۶۹۷	علی احمد صاحب تارڑ چک ۱۲-R/۱۱۶	〃
۳۷۱۶	محمد بدر الدین صاحب کیرانوالہ	〃
۳۷۹۰	احمدیہ انجینئرز گورنمنٹ کنٹریکٹر جہیس آباد	۶۲/۱۱/۱۲
۴۶۲	یونس اینڈ کمپنی لمیٹڈ پشاور چھاؤنی	〃
۳۵۱۹	فرزند علی صاحب نواب شاہ سندھ	〃
۴۷۸۷	ملک منیر احمد صاحب ڈبل ڈیکریٹ	〃
۳۱۵۴	سید بشیر احمد صاحب بی اے گجرات	۶۲/۱۱/۱۳
۶۶۱۳	محمد شریف صاحب بکٹ گنج	〃
۶۴۴۹	ماسٹر دوست محمد صاحب	۶۲/۱۱/۱۴
۴۷۸۱	محمد حنیف صاحب راجن پور	〃
۴۱۵۳	مس بشریٰ ملک صاحبہ تھیم سیالکوٹ	〃
۴۴۴۲	فقیر اللہ خاں صاحب ضلع مردان	۶۲/۱۱/۱۴
۴۰۲۹	ماسٹر اللہ دتہ صاحب محمد آباد سٹیٹ	۶۲/۱۱/۱۴
۹۲۹	غلام اللہ پی ایچ ڈی پشاور یونیورسٹی	۶۲/۱۱/۱۵
۱۷۲	عبد الرحمن صاحب باندھی	〃
۹۶۵	حکیم محمد یعقوب ٹھادر شاہ	〃
۴۶۶۳	محمد شفیع چک علاؤ الدین	〃
۲۹۴	نقیر محمد خاں صاحب ڈرائیور لنڈی کوتل	〃
۴۷۸۹	رحمت اللہ صاحب بٹ ٹھٹھہ	۶۲/۱۱/۱۶
۴۷۰۳	اے جی راشدی ڈھاکہ	۶۲/۱۱/۱۷
۵۴۶۵	ڈاکٹر محمد احمد صاحب میڈیکل آفیسر رحیم یار خاں	〃

چٹ نمبر	نام و پتہ	تاریخ اختتام
۴۴۴۳	ایم اے اسحاق کراچی ۲۷	۶۲/۱۱/۱۷
۵۹۱	احمد دین صاحب چوکانوالی	۶۲/۱۱/۱۸
۴۴۸	محمد زبیر خاں پاراچنار	〃
۳۲۷۹	عبد المومن کراچی	〃
۴۷۹۳	خواجہ محمد یوسف صاحب بٹ	〃
۴۶۵۴	ملک احمد صاحب اعجاز دوالمیال	۶۲/۱۱/۱۹
۴۶۵۵	ڈاکٹر ایم اے قریشی چنیوٹ	〃
۴۶۵۶	عبد السلام ڈنڈ پور کھرولیاں	〃
۲۸۸۸	نذر حسین عبد العزیز صاحبان ضلع لائل پور	〃
۲۳۹۹	میجر ڈاکٹر منیر احمد صاحب نبیل پور	۶۲/۱۱/۲۰
۳۲۱۷	میر ذکاء اللہ صاحب گجرات شہر	〃
۴۴۲۵	صوبیدار قدر حسین صاحب ضلع سرگودھا	〃
۴۸۲۶	ص ا الف معرفت محمد صالح نور صاحب لائل پور	〃
۳۴۵۶	ملک محمد صادق صاحب ڈنیس ضلع لائل پور	۶۲/۱۱/۲۲
۴۲۳۷	محمد عمر قمر صاحب چوہان اندرسیر کراچی	〃
۴۵۵۰	بشیر احمد صاحب خالد گجرات	〃
۳۷۶۹	کیپٹن چوہدری عبد القادر صاحب کراچی ۹	〃
۹۷۶	شادی خاں صاحب احمدی چک ۷-۱۲/۱۱۳ منٹگمری	۶۲/۱۱/۲۷
۱۵۹۴	مظفر علی خاں صاحب منہاس ملتان	۶۲/۱۱/۲۳
۵۷۰۲	خدا بخش نصیر احمد صاحبان منٹگمری	〃
۲۶۳۴	حفیظ احمد صاحب باجوہ	〃
۲۷۳۱	عبد الحکیم صاحب کراچی ۳	〃
۴۲۶۳	قاضی رشید احمد صاحب نمبردار منٹگمری	〃
۱۸۹۷	عنایت اللہ خاں صاحب سیالکوٹ	۶۲/۱۱/۱۴
۳۰۱۱	خواجہ محمد یوسف صاحب ڈھاکہ	۶۲/۱۱/۱۵

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں۔ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کرا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (خاکسار افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزی المکرم منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح ہمراہ عزیزہ سلیمہ رفیعہ صاحبہ بنت بشیر احمد صاحب کھوکھر مرحوم مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو بمکان غلام علی صاحب کھوکھر محترم جناب مولوی غلام حسین صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے پڑھا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

جملہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا دیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ماسٹر عبد الکریم کوئٹہ)

درخواست دعا

پنڈت محمد عبد اللہ صاحب حلوائی غلہ منڈی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ ان دنوں سخت بیمار ہیں احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الستار کارکن خزانہ ربوہ)

اہل اسلام کس طرح ترقی کرسکتے ہیں!

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۸۷۳ :- میں امۃ الحفیظ طاہرہ بنت بابو محمد بخش صاحب قوم تلہ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت نقد -/۳۰۰ روپے ایک عدد انگوٹھی اور ایک جوڑی طلائی ٹاپس کی ہے جس کی قیمت -/۲۲۱ روپے ہے۔ نیز میری تنخواہ -/۱۹۴ روپے ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کسی وقت کوئی آمد جائداد یا آمدنی پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- امۃ الحفیظ طاہرہ ٹیچر نصرت گرلز سکول ربوہ بنت بابو محمد بخش صاحب سکرٹری مال محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد :- ۱۔ حمید اللہ لیکچرار ریاضی تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ ۲۔ محمد بخش سیکرٹری مال دارالنصر شرقی ربوہ

نمبر ۱۶۸۷۴ :- میں بیگم بی بی بیوہ چوہدری نور محمد صاحب مرحوم قوم جٹ سرا پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۵۵/۲-ایل اوکاڑہ حال رستم پارک نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ستمبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ صد روپیہ جو میں خاوند مرحوم سے وصول کر چکی ہوں اور خرچ کر دیا گیا ہے۔ ۲۔ نقدی رقم مبلغ ۷۰۰/۰ روپیہ ہے جو کہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ اپنے بیٹوں کی طرف سے مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ فقط راقم الحروف محمد نواز فرزند حقیقی۔ الامۃ :- بیگم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- ڈاکٹر شاہ نواز۔ رستم پارک نواں کوٹ لاہور گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا نواں کوٹ ۲۴ ستمبر ۶۲ء

نمبر ۱۶۸۷۵ :- میں صفیہ شاہدہ زوجہ محمد ارشد قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب (مغربی پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ستمبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ۱۔ میری آمد اس وقت کچھ بھی نہیں

۲۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے

الف۔ مہر بذمہ خاوند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۰۰۰/۰ روپے
ب۔ زیورات طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی	۱۳۰/۰ روپے
انگوٹھی دو عدد وزنی ایک تولہ مالیتی	۱۳۰/۰ روپے
ہار ایک عدد وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۹۵/۰ روپے
	۱۴۵۵/۰

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بعد وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ :- صفیہ شاہدہ زوجہ محمد ارشد قریشی دارالرحمت وسطی ربوہ ۲۸/۹/۶۲

گواہ شد :- محمد ارشد قریشی ربوہ دارالرحمت وسطی نیشنل بنک آف پاکستان چنیوٹ

گواہ شد :- محمد اکمل قریشی گولبازار ربوہ ۲۸/۹/۶۲

نمبر ۱۶۸۷۶ :- میں محمود احمد ولد شیخ اللہ دتا مرحوم قوم شیخ پیشہ ٹھیکیداری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ۲۲۶ پیر الہی بخش کالونی کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۱۔ ہمارا ایک جدی مکان موضع دولت نگر ضلع گجرات میں ہے جس میں ہم چار بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں۔ اس مکان کی قیمت اس وقت اٹھارہ سو روپیہ ہے جس میں میرے حصہ کی قیمت چار سو روپے بنتی ہے (۲) ہمارا ایک خالی پلاٹ چھ سو مربع گز کے ڈی۔ اے سکیم نمبرا ڈرگ روڈ میں ہے اس میں ہم دو بھائی حصہ دار ہیں اور میرا حصہ نصف ہے۔ اس کی قیمت مبلغ پانچ ہزار روپے ہے۔ جس میں میرا حصہ -/۲۵۰۰ روپے بنتا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد میں سے اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ ۳۔ میرا گزارہ ٹھیکیداری پر ہے۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار آمد مبلغ پانچ صد پچاس روپے ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۷ ستمبر ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمود احمد بقلم خود

گواہ شد :- احمد خان پریذیڈنٹ حلقہ پیر کالونی کراچی۔

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے نرخوں کے نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بعوض ایک روپیہ فی کاپی ۱۲ نومبر ۱۹۶۲ء کے ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔ زیر دستخطی ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ جو اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔ ساڑھے بارہ بجے کے بعد موصول ہونے والے ٹنڈروں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

کام	تخمینہ لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل
ڈویژنل پلیس نمبو Steel Shop 12—0 (اسٹیمٹ نمبر ۲۱۴ آف ۶۳-۱۹۶۲) کے مطابق سٹیل تاپا منگھپورہ میں ٹائم آفس کی تعمیر	روپے ۱۴۰۰۰/۰	روپے ۲۸۰/۰	چار ماہ

۲۔ صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں۔ جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہیں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی پوزیشن اور تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ ہمراہ لاکر ۱۲ نومبر ۱۹۶۲ء سے قبل اپنے نام رجسٹر کروالیں۔

۳۔ تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول اور تخمینہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۲ نومبر ۱۹۶۲ء سے قبل جمع کرا دیں ٹھیکیداروں کو تمام لیبر اور میٹریل کے لئے ریٹ درج کرنا چاہیئے۔ اور ٹنڈر داخل کرنے سے قبل کام اصل موقع پر معائنہ کرکے اپنی تسلی کر لینی چاہیئے

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو آر لاہور)

درخواست دعا

محترمہ والدہ صاحبہ برادرم محمود احمد صاحب مختار کوٹلی آزاد کشمیر میں ملاکے شدید عارضہ سے بیمار ہیں ——— احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد الدین شاہد مربی سلسلہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

روحانیت سے معمور فضا اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد

انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع کامیابی اور خیر و خوبی کیساتھ اختتام پذیر ہو گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال بھی اجتماع کے نمائندہ وفد کو شرفِ ملاقات بخشا

اجتماع میں ۱۸۸ مجالس کے ۹۸۰ اراکین ۶۲۴ نمائندگان اور ۱۸۱۵ زائرین کی شرکت

ربوہ ۲۹ اکتوبر۔ انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع روحانیت سے معمور فضا اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین دن جاری رہنے اور اس میں شامل جملہ انصار و خدام کو روحانی نعمتوں سے مالا مال کرنے اور ان کے دلوں میں خدمتِ اسلام کا ایک نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا کرنے کے بعد کل مورخہ ۲۹ اکتوبر کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر کے قریب کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اپنی بعض امتیازی خصوصیات کے باعث یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں طور پر ایک جداگانہ شان کا حامل تھا۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی کی کثرت کو اس بابرکت اجتماع کی ایک تابندہ اور مستقل روایت کا درجہ حاصل ہے۔ امسال اجتماع کے دوران روحانی فیوض و برکات کے بعض ایسے غیر معمولی مواقع میسر آئے جو بلاشبہ اس کی شان کو دوبالا کرنے والے تھے۔

جہاں مورخہ ۲۶ اکتوبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک روح پرور وجد آفریں اور بصیرت افروز خطاب اور پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا وہاں مورخہ ۲۷ اکتوبر کو جب محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی علالت کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی تو سامعین پر رقت، سوز و گداز اور وارفتگی کا عالم طاری ہو گیا اور پھر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی اقتداء میں سب نے جس درد و سوز اور خشوع و خضوع کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا مانگی وہ درد و سوز اور خشوع و خضوع فی الواقعہ باطنی صفائی اور روحانی ارتفاع کے ایک انمول ذریعہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ پھر اسی روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اجتماع کے ایک نمائندہ وفد کو جو مختلف اضلاع کے بعض خوش نصیب انصار پر مشتمل تھا۔ ملاقات کا شرف عطا فرما کر اجتماع کو برکت بخشی۔ مزید برآں ۲۸ اکتوبر کو اجتماع کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اجتماع میں شریک انصار کے نام ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ ایک خصوصی پیغام ارسال فرما کر تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا نیز انہیں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرما کر ان کے ایمان کو ایک نئی تازگی اور قلوب و اذہان کو ایک نئی جلا بخشی اور اس طرح انہیں خدمتِ اسلام کے ایک نئے جوش اور نئے ولولہ سے سرفراز فرمایا۔ پھر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر اور مختلف مواقع پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے حقائق سے پُر اور ولولہ انگیز خطابات اس پر مستزاد تھے بالخصوص آپ کا اختتامی خطاب تو اثر انگیزی کے لحاظ سے ایک خاص شان کا حامل تھا۔

مورخہ ۲۶ اور ۲۷ اکتوبر کو دونوں شب آخری حصہ رات میں نماز تہجد میں اللہ تعالیٰ کے حضور آہ و زاری اور نماز فجر کے بعد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ کے چشم دید واقعات کا پُرکیف تذکرہ اپنی جگہ تزکیہ و تطہیر قلوب کی دولت سے مالا مال کرنے کا باعث ثابت ہوئے الغرض دن اور رات اور دن کا ایک ایک لمحہ دعاؤں اور ذکر الٰہی سے اس طرح معمور رہا کہ ہر دل یہ محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ دنیا و مافیہا سے بے تعلق ہو کر ایک اور ہی عالم میں زندگی بسر کر رہا ہے۔

اجتماع کا یہ پہلو بھی کچھ کم ازدیاد ایمان کا موجب نہیں ہے کہ شامل ہونے والے انصار و خدام کی تعداد کے لحاظ سے بھی یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب ثابت ہوا۔ امسال ۱۸۸ مجالس کے ۹۸۰ اراکین ۶۲۴ نمائندگان اور ۱۸۱۵ زائرین اجتماع میں شریک ہو کر اس کے عظیم الشان فیوض و برکات سے مستفیض ہوئے یہ اعداد و شمار حسب معمول گذشتہ سال کے اعداد و شمار سے زیادہ ہیں۔ گذشتہ سال ۱۷۱ مجالس کے ۸۳۵ اراکین ۴۳۰ نمائندگان اور ۱۶۰۰ زائرین نے شرکت کی تھی۔ انصار کے ساتھ ساتھ زائرین (جو زیادہ تر خدام پر ہی مشتمل ہوتے ہیں) کی تعداد میں بتدریج اضافہ اس امر پر دال ہے کہ نہ صرف انصار بلکہ خدام بھی اس میں بکثرت شریک ہو کر روحانی تربیت کے اس انمول موقع سے خاطر خواہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ امسال دوسرے شہروں سے بھی خدام اس میں شرکت کی غرض سے ربوہ آئے۔ یہ امر خدام کی غیر معمولی دلچسپی اور ذوق و شوق کو ظاہر کرتا ہے اور اجتماع کی افادیت اور کامیابی پر دال ہے۔

(مختلف اجلاسوں کی کسی قدر تفصیلی رُوداد آئندہ اشاعت میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ آج لنڈن سے کراچی پہنچ رہی ہیں

آپ کی عام حالت بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش ہے

ربوہ ۲۷ اکتوبر (بذریعہ تار) مکرم بی اے رفیق صاحب نائب امام مسجد لنڈن اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار بی آئی اے کے ذریعہ لنڈن سے کراچی روانہ ہو رہی ہیں آپ مورخہ ۲۹ اکتوبر بروز دوشنبہ (آج) دوپہر کو کراچی پہنچیں گی۔ حضرت سیدہ موصوفہ کی عام حالت بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش ہے

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور آپ بخیر و عافیت یہاں واپس تشریف لائیں آمین۔

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان اور مخلصین جماعت کا والہانہ لبیک

چند گھنٹوں کے اندر اندر ایک لاکھ سات ہزار چار صد چوالیس روپیہ کے وعدے اور نقد رقوم کی فراہمی

۱۰۷۴۴۴/-

پہلے دن کی فراہمی میں گذشتہ سال کی نسبت انیس ہزار دو صد روپیہ کا اضافہ

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع بمقام ربوہ کے آخری اجلاس منعقدہ ۲۸/۱۰/۶۲ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور ریکارڈ شدہ پیغام کے ذریعہ تحریک جدید دفتر اوّل کے انتیسویں اور دفتر دوم کے انیسویں سال کا اعلان کر دیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا متن الفضل میں صفحہ اوّل پر ہدیہ قارئین کیا گیا ہے۔ اس مقدس آواز پر مخلصین نے جس والہانہ انداز میں لبیک کہا اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند گھنٹوں کے اندر اندر ۱۰۷۴۴۴ روپیہ کے وعدے اور نقد رقوم فراہم ہو گئیں۔ فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ تفصیل انشاء اللہ آئندہ کی قسطوار ہدیہ قارئین کی جاتی رہے گی۔ الحمد للہ کہ گذشتہ سال کے پہلے دن کی فراہمی سے مذکورہ بالا مقدار انیس ہزار دو صد روپیہ زائد ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا